https://www.jmi.ac.in

دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 'گلوبل پیس ان ٹوینٹی ٹوینٹی سکس: چیلنجز اینڈ پروسپیکٹس' کے موضوع پر خصوصی لیکچر کا انعقاد

New Delhi, August 28, 2026

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم (سی ڈی او ای) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے نیلسن منڈیلا سینٹر فار پیس اینڈ کنفلکٹ ریزولیوشن (این ایم سی پی سی آر) کے اشتراک سے سی ڈی او ای کانفرنس ہال میں 'عالمی امن دو ہزار چھبیس: چیلنجز اور امکانات' کے موضوع پر ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام کا انعقاد عزت مآب پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی سرپرستی اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تعاون و رہنمائی میں کیا گیا۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں قائم 'انسٹی ٹیوٹ فار اکنامکس اینڈ پیس (آئی ای پی) کے چیف آپریٹنگ آفیسر، جناب بریٹ سیول نے یہ اہم خطبہ دیا۔ پروگرام کا انعقاد سی ڈی او ای کے ڈائریکٹر اور این ایم سی پی سی آر میں پروفیسر کے عہدے پر فائز پروفیسر اسلم خان کی قیادت میں کیا گیا، جب کہ سینٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر ابوذر خیری نے مہمان مقرر اور شرکا کا خیر مقدم کیا۔

مہمان خطیب جناب سیول نے گلوبل پیس انڈیکس (جی پی آئی) کے حوالے سے بدلتے ہوئے عالمی امن کے منظر نامے پر روشنی ڈالی، جو تیئیس اشاریوں کے توسط سے امن کا جائزہ لیتا ہے جن میں سماجی تحفظ اور سلامتی، جاری تنازعات اور عسکریت پسندی شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ گزشتہ اٹھارہ برسوں میں سے پندرہ میں عالمی امن میں کمی آئی ہے اور اس نے تنازعات کی بدلتی ہوئی نوعیت کو اجاگر کیا ہے، جس میں بیرونی طاقتوں کے بڑھتے کردار، پراکسی ایکٹرز اور طویل تنازعات شامل ہیں۔

ہندوستان پر گفتگو کرتے ہوئے، خطیب نے کہا کہ چھوٹے اور نسبتاً یکساں ممالک کے ساتھ موازنہ ہندوستان کے حجم، تنوع اور جغرافیائی پیچیدگیوں کی مناسب عکاسی نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں ان کا موقف تھا کہ چین، امریکہ اور برازیل جیسے بڑے ممالک کے ساتھ موازنہ زیادہ معنی خیز تناظر فراہم کر سکتا ہے۔ انھوں نے مصنوعی ذہانت اور ڈرون جنگ کے بڑھتے ہوئے استعمال

کے بارے میں بھی بات کی، اور خاص طور پر روس یوکرین تنازعہ میں، اور جنگ کے لیے اے آئی اور امن کے لیے اے آئی میں سرمایہ کاری کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کی طرف توجہ مبذول کروائی۔

لیکچر پر اظہار خیال کرتے ہوئے این ایم سی پی سی آر کے پروفیسر راجیونایان نے امن کی پیائش کے لیے استعمال ہونے والے طریقۂ کار اور اشاریوں کا تنقیدی جائزہ لینے کی ضرورت پر زور دیا۔ ہندوستانی فکری روایات کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ امن کو بامعنی اور پائے دار بنائے رکھنے کے لیے اس کے ساتھ انصاف کا ہونا بھی ضروری ہے۔

اپنے اختتامی کلمات میں پروفیسر اسلم خان نے اس بات پر زور دیا کہ امن کو محض جنگ کی عدم موجودگی یا کسی ایک اشاریے کے ذریعے نہیں سمجھا جا سکتا۔ انھوں نے ایک ایسے وسیع تر نظام پر مبنی نقطہ نظر کی ضرورت پر زور دیا جو سلامتی، ترقی، طرزِ حکمرانی، ٹیکنالوجی، انصاف، ثقافت اور انسانی بہبود کے باہمی مربوط کرداروں کو تسلیم کرے۔ انھوں نے مقامی سیاق وسباق اور فکری روایات پر مبنی نقطہ نظر تشکیل دیتے ہوئے عالمی اشاریوں کا تنقیدی جائزہ لینے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

لیکچر کے بعد فیکلٹی اراکین، تحقیقی اسکالرس اور طلبہ کے ساتھ سوال وجواب کا مذاکراتی سیشن ہوا۔ پروگرام کا اختتام این ایم سی پی سی آر کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سدھانشو ترویدی کے اظہار تشکر پر ہوا۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلی تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ